



سوال

خطبہ جمعہ کا غیر عربی زبان میں ترجمہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ خطبہ جمعہ کا ہماری ملکی زبان میں ترجمہ جائز ہے یا نہیں؟ کچھ لوگ اسے جائز بتاتے ہیں اور کچھ ناجائز تو سوال یہ ہے کہ اس مسئلہ میں شرعی حکم کیا ہے؟ (فیہ ونا فا دم اللہ؟)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

علماء کرام علیہ السلام کا جمعہ وعیدین کے خطبوں کے عجمی زبانوں میں ترجموں کے بارے میں اختلاف ہے اہل علم کی ایک جماعت کے نزدیک یہ ممنوع ہے اور انہوں نے اسے ممنوع قرار دیا ہے تاکہ عربی زبان باقی رہے اس کی حفاظت ہو سکے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے طریقہ کے مطابق خطبہ عربی میں دیئے جائیں خواہ عجمی ممالک ہو یا غیر عجمی اور پھر عربی زبان میں خطبہ جینے سے لوگوں میں عربی زبان سیکھنے کا شوق بھی پیدا ہوگا۔ دیگر اہل علم کا نقطہ نظریہ ہے کہ خطبوں کا عربی زبان میں ترجمہ بھی جائز ہے جب کہ سامعین یا ان کی اکثریت عربی زبان نہ جانتی ہو تاکہ وہ مقصود حاصل ہو سکے جس کے لئے جمعہ کا حکم ہے اور وہ یہ کہ لوگوں تک اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ شریعت کے اوامر اور نواہی کو پہنچا دیا جائے اخلاق کریمہ اور صفات حمیدہ کی تلقین کی جائے اور ان کی خلاف ورزی سے بچنے کی تنبیہ کی جائے اور اس میں قطعاً کوئی شک نہیں کہ الفاظ و رسوم کی پابندی کی بجائے معانی و مقاصد کی پابندی زیادہ افضل اور زیادہ واجب ہے خصوصاً جب کہ سامعین عربی زبان کا اہتمام کرنے والے نہ ہوں اور خطیب کا عربی میں خطبہ بھی ان میں عربی زبان کے سیکھنے کا شوق پیدا نہ کرے تو اس سے مقصود حاصل نہ ہوگا اور عربی زبان میں خطبہ کے بقاء کا مطلوب حاصل نہ ہوگا تو اس سے غور کرنے والے کے سامنے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ سامعین میں مروج ان زبانوں میں خطبہ جن کو وہ جانتے ہوں اور جن سے وہ معنی و مراد کو سمجھ جاتے ہوں زیادہ موزوں اور لائق اتباع ہے خصوصاً جب کہ ترجمہ نہ کرنے سے نزاع اور جھگڑے کے پیدا ہونے کا بھی اندیشہ ہو تو اس سے معلوم ہوا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان حالات میں حصول مصلحت اور دفع مفسدت کے لئے ترجمہ ضروری ہے۔ اگر سامعین میں کچھ لوگ عربی جانتے والے بھی ہوں تو پھر خطیب کے لئے موزوں یہ ہے کہ وہ دونوں زبانوں کو استعمال کرے خطیب خطبہ عربی زبان میں دے اور پھر دوسری زبان میں جسے سامعین سمجھتے ہوں دہرائے اس سے دونوں مصلحتیں جمع ہو جائیں گی ہر طرح کی مضرت کی نفی ہو جائے گی اور سامعین میں ہر طرح کا نزاع بھی ختم ہو جائے گا۔ شریعت مطہرہ کے بہت سے دلائل سے یہی ثابت ہوتا ہے ان میں سے ایک دلیل تو یہی ہے جو بیان کی جا چکی ہے کہ خطبہ سے مقصود سامعین کو نفع پہنچانا اللہ تعالیٰ کے حقوق یاد دلانا اس کی طرف دعوت دینا اور انہیں ان امور کے ارتکاب سے ڈرانا ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اور یہ مقصد اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ خطبہ میں ایسی زبان استعمال کی جائے جسے سامعین سمجھتے ہوں دوسری دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام رسولوں کو ان کی قوموں کی زبانوں کے ساتھ معبوث فرمایا تاکہ وہ ان کی زبانوں میں ان تک اللہ تعالیٰ کی مراد کو پہنچا دیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

